حق کی تلاش اور جستجو کرنے والوں کے لئے رہنما تحریر

تلاش حق

حضرت مولانا مفتی محمد راشد مدنی

بسم اللہ الرحمن الرحیم!

بعد الحمد والصلوٰۃ وارسال التسلیمات کثیراً!

مذہب اسلام ان عقائد اور اعمال کا نام ہے جو آنحضرتﷺ کے مبارک زمانہ سے امت کے کثیر اور نیک افراد سے منتقل ہوتے ہوئے ہم تک پہنچے ہیں۔ چونکہ حضرت محمد مصطفیٰﷺ آخری نبی ہیں۔ اس لئے آپ کا لایا ہوا دین، دین اسلام قیامت تک کے لئے ہے۔ لہٰذا اب تا قیامت صرف اور صرف آنحضرتﷺ کی تعلیمات پر ہی عمل ہوگا۔

مجدّدین اسلام

اس میں بھی شک نہیں زمانہ کے گذرنے کے ساتھ ساتھ دین کی حقیقت عام لوگوں کی نگاہوں سے اوجھل ہوجاتی ہے اور بدعات شروع ہوجاتیں ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کچھ زمانہ گذرنے کے بعد امت محمدیہ میں ایسے نیک لوگ پیدا فرما دیتے ہیں جو لوگوں کو قرآن وسنت کی طرف بلائیں اور دین اسلام کی تعلیمات کو دوبارہ زندہ کریں۔ بدعات کو مٹائیں اس کی خوبیوں کو خوب واضح کریں تاکہ حق اور باطل کا فرق نمایاں ہوسکے۔ ایسے نیک لوگوں کو مجدد کہا جاتا ہے۔ یعنی دین کی تجدید کرنے والے جیسا کہ حضور اکرمﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس امت کے لئے ہر صدی کے آغاز میں ایسے شخص کو پیدا کرے گا جو دین کی اصلاح کرے گا[1]۔

یہ امر مرزائی جماعت یعنی قادیانیوں کے ہاں بھی تسلیم شدہ ہے کہ ایسے آئمہ اور اکابر ہر صدی میں رہے ہیں۔ جنھوں نے قرآن مجید کی تعلیمات کو تحریف سے محفوظ رکھا ہے[2]۔

اہل اسلام اور قادیانی جماعت نے ان بزرگان ملت کی فہرست[3] مرتب کی ہے جن کو گذشتہ تیرہ صدیوں کا مجدد تسلیم کیا گیا ہے۔ جن میں سے بعض وہ ہیں جن کو اہل اسلام اور قادیانی

۱؎ ابوداؤد ج۲ ص۱۳۲۔ ۲؎ ایام الصلح ص۵۵، خزائن ج۱۴ ص۲۸۸۔ ۳؎ اہل اسلام کی طرف سے مرتب کردہ فہرست، عون المعبود شرح ابوداؤد ص۱۸۱، قادیانی جماعت کی طرف سے مرتب کردہ فہرست ''عسل مصفّٰی''، مصنف خدابخش مرزائی۔ اس کتاب کی تحسین اور تصدیق مرزاغلام احمد قادیانی نے کی ہے۔ دیکھئے عسل مصفّٰی ص۷۔

جماعت دونوں کی طرف سے مجدد وقت تسلیم کیا گیا ہے۔ مثلاً امام غزالیؒ، امام رازیؒ، علامہ جلال الدین سیوطیؒ وغیرہ۔ عموماً جب قادیانی جماعت کے متعلقین سے گفتگو ہوتی ہے یا سادہ لوح مسلمانوں سے قادیانی جماعت کے افراد ملتے ہیں تو ان کی طرف سے اولاً یہی کہا جاتا ہے کہ ہم مرزا غلام احمد قادیانی کو محض مجدد اور مہدی مانتے ہیں چونکہ قادیانی جماعت کے اکثر سادہ لوح افراد کی مرزا غلام احمد قادیانی کی کتب تک رسائی نہیں ہوتی۔ اس وجہ سے حقیقت سے بے خبر ہیں۔

حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی نے مجدد، مہدی، مسیح موعود ہونے کے دعوے تو کئے ہی تھے اس سے بڑھ کر مرزا غلام احمد قادیانی نے مستقل نبی اور رسول ہونے کا بھی دعویٰ کیا ہے۔ (اللہ کی پناہ)

مثلاً مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا ہے میں رسول بھی ہوں اور نبی بھی[1]۔ سچا خدا وہی خدا ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول بھیجا[2]۔

عقیدہ ختم نبوت

حالانکہ چودہ سو سال سے امت کا یہی عقیدہ اور نظریہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں۔ اب قیامت تو آ سکتی ہے کوئی نیا نبی نہیں آ سکتا۔

متفقہ مجدد، مفسر قرآن علامہ جلال الدین سیوطیؒ جن کی قدر و منزلت اور مقام قادیانیوں کے ہاں بہت اونچا ہے[3]۔ زیر آیت ’’ولکن رسول اللّٰہ وخاتم النبیین ۰ الخ ‘‘ لکھتے ہیں کہ حضور ﷺ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا اور جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو وہ بھی شریعت محمدیہ پر چلنے کا حکم دیں گے[4]۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت میں تیس جھوٹے پیدا ہوں گے۔ ہر ایک کہے گا میں نبی ہوں۔ حالانکہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میرے بعد کسی قسم کا کوئی نبی نہیں[5]۔

---

[1] ایک غلطی کا ازالہ ص ۷، خزائن ج ۱۸ ص ۲۱۱ [2] دافع البلاء ص ۱۱، خزائن ج ۱۸ ص ۲۳۱ [3] وہ متنازعہ مسائل میں آنحضرت ﷺ سے بالمشافہ پوچھ لیتے تھے۔ ازالہ اوہام ص ۱۵۱، خزائن ج ۳ ص ۱۷۷۔
[4] جلالین ص ۳۵۵، احزاب ۴۰۔ [5] ابوداؤد ج ۲ ص ۱۲۷۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہوئی کہ اب جو بھی نبوت کا دعویٰ کرے گا وہ جھوٹا ہی ہوگا۔ اگر کسی قسم کا کوئی نبی آنا ہوتا تو یہ موقع تھا کہ آپ ذکر فرما دیتے۔ لیکن دوٹوک الفاظ میں اعلان فرما دیا۔ اب کسی کو نبوت نہیں دی جائے گی۔ واضح رہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو نبوت پہلے سے مل چکی ہے۔ قران مجید کی ایک سو سے زائد آیات دوسو سے زائد احادیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں[1]۔ آپ کے بعد اب کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ جبکہ اس کے برعکس کوئی ایک آیت یا حدیث مبارکہ ایسی نہیں ہے جس میں صراحتاً کسی قسم کے نبی آنے کا ذکر ہو۔

اجماع امت

عقیدہ ختم نبوت پر پوری امت کا اجماع ہے اور اجماعی عقیدے کا انکار کرنے والے کا تعلق اسلام سے نہیں رہتا۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ جو امور اہل سنت کی اجماعی رائے سے اسلام کہلاتے ہیں، ان سب کا ماننا فرض ہے[2]۔ قادیانی جماعت نے اپنی مرتب کردہ فہرست میں موجود تیرہ صدیوں کے مجددین کو اہل سنت والجماعت سے ہونا[3] بھی تسلیم کیا ہے۔

مجدّدین کا عقیدہ

تمام مجددین کا عقیدہ ہے کہ حضرت محمد ﷺ آخری نبی ہیں اور تا قیامت کسی قسم کا کوئی نبی نہیں آئے گا۔

متفقہ مجدد امام غزالیؒ فرماتے ہیں۔ امت کا اس پر اجماع ہے کہ آپ ﷺ کے بعد نہ کوئی نبی ہوگا اور نہ رسول۔ پس اس کا منکر اجماع کا منکر ہے[4]۔

مہدی علیہ الرضوان اور ان کی علامات

مہدی علیہ الرضوان کی تشریف آوری قیامت کی علامتوں میں سے ایک علامت ہے۔ حضرت محمد ﷺ نے مہدی علیہ الرضوان کے متعلق بڑی تفصیل سے تذکرہ فرمایا ہے اور آپ

---

[1] ملاحظہ فرمائیں کتاب ختم نبوت کامل، مطبوعہ کراچی۔ [2] انجام آتھم ص ۱۴۴، خزائن ج ۱۱ ص ۱۴۴۔
[3] عسل مصفیٰ ص ۱۵۵۔ [4] الاقتصاد فی الاعتقاد ص ۱۲۳۔

کی صفات وعلامات کو خوب واضح فرمایا ہے۔ متفقہ مجدد علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے مہدی علیہ الرضوان کے متعلق نوّے احادیث مبارکہ ذکر فرمائی ہیں[1]۔

احادیث مبارکہ کا مفہوم اختصار کے ساتھ پیش خدمت ہے:

اصل نام محمد والد کا نام عبداللہ ہوگا[2]۔ ان کا لقب مہدی ہوگا۔ حضور اکرم ﷺ کے خاندان سے ہوں گے۔ حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے ہوں گے[3]۔ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ تشریف لے جائیں گے۔ مکہ مکرمہ کے لوگ ان کے پاس آئیں گے جو حجر اسود اور مقام ابراہیم کے درمیان ان سے بیعت کریں گے[4]۔ ایک لشکر ان سے لڑنے آئے گا۔ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان، اللہ تعالیٰ کے حکم سے زمین میں دھنسا دیا جائے گا، بیداء نام کی جگہ میں[5]۔ پھر حضرت مہدی علیہ الرضوان ملک شام کی ایک جگہ عماق میں عیسائیوں سے جنگ لڑیں گے[6]۔ مسلمانوں کے تین لشکر مہدی علیہ الرضوان مسلسل تین دن بھیجتے رہیں گے۔ لیکن ان کو فتح حاصل نہ ہوگی۔ چوتھے دن جتنے مسلمان رہ جائیں گے سب آگے بڑھیں گے۔ اس دن اللہ تعالیٰ کافروں کو شکست دے دیں گے۔ ایسی لڑائی کسی نے نہ دیکھی ہوگی۔ جب ایک خاندان کی مردم شماری کی جائے گی۔ ۹۹ افراد شہید ہو چکے ہوں گے۔ صرف ایک زندہ بچے گا۔ اسی دوران دجال کی اطلاع ملے گی۔ مہدی علیہ الرضوان دجال کے آنے کی خبر کی تصدیق کے لئے پانچ یا نو افراد بھیجیں گے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ان سواروں کے نام، ان کے والدین کے نام، بلکہ ان کے والدین کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگ تک جانتا ہوں[7]۔

پھر حضرت مہدی قسطنطنیہ (قیصر روم کا شہر) میں لشکر کشی کریں گے[8] اور فتح حاصل کریں گے۔ دجال سے مقابلے کے لئے قسطنطنیہ سے روانہ ہو جائیں گے۔ ملک شام پہنچیں گے تو دجال واقعی نکل چکا ہوگا۔ ابھی مسلمان جنگ کی تیاری اور صفیں درست کرنے میں مشغول ہوں گے

---

۱ الحاوی للفتاویٰ ج ۲ ص ۵۷ تا ۸۶۔ ۲ ترمذی ج ۲ ص ۵۴۷۔ ۳ سنن ابوداؤد کتاب المہدی ص ۵۸۸ ج ۲۔ ۴ ابوداؤد ص ۱۳۱ ج ۲۔ ۵ مسلم ج ۲ ص ۳۸۸۔ ۶ اخراج الخطیب فی المتفق والمفترق ص ۲۶۔ ۷ مسلم ج ۲ ص ۳۹۲۔ ۸ الحاوی ج ۲ ص ۸۰۔

کہ نماز کی اقامت ہوجائے گی[1]۔ نماز فجر کے وقت حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوجائیں گے۔ وہ مہدی علیہ الرضوان کے پاس آئیں گے[2]۔ مہدی علیہ الرضوان نماز فجر پڑھانے کیلئے آگے بڑھ چکے ہوں گے۔ چنانچہ مہدی علیہ الرضوان پیچھے ہٹنے لگیں گے تا کہ نماز پڑھانے کیلئے عیسیٰ علیہ السلام کو آگے کریں۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے۔ آگے بڑھو اور نماز پڑھاؤ۔ کیونکہ نماز کی اقامت تمہارے لئے ہوئی ہے[3]۔ پس اس وقت کی نماز مہدی علیہ الرضوان ہی سب کو پڑھائیں گے[4] اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے[5]۔ مہدی علیہ الرضوان کی حکومت سات سال رہے گی[6]۔ وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز پڑھیں گے[7]۔

علامات مہدیؓ اور مرزا قادیانی کا دعویٰ مہدویت

حضرت مہدی کا نام محمد والد کا نام عبداللہ قوم سید ہوگی۔ جبکہ قادیانی جماعت جس کو مہدی تسلیم کرتی ہے اس کا نام غلام احمد (قادیانی)، والد کا نام غلام مرتضیٰ اور قوم مغل ہے[8]۔ کیا ان علامات میں کوئی ایک علامت بھی ایسی ہے جو احادیث صحیحہ میں موجود ہو اور وہ مرزا غلام احمد قادیانی میں بھی پائی جاتی ہو؟۔ کیا مرزا غلام احمد قادیانی کو ساری زندگی مدینہ منورہ، مکہ مکرمہ، ملک شام، قسطنطنیہ جانا نصیب ہوا؟ ساری زندگی عیسائیوں کے ساتھ قتال بھی نہ کیا۔ نہ ہی عیسیٰ علیہ السلام کا نزول مرزا قادیانی کے زمانہ میں ہوا اور نہ ہی دجال کا خروج ہوا۔ (واضح رہے کہ دجال ایک متعین آدمی ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے زمانہ میں ایک یہودی جس کا نام ابن صیاد تھا۔ جس کے متعلق آپ ﷺ کو خدشہ تھا کہیں یہی دجال نہ ہو۔ اس کو حضرت عمرؓ نے قتل کرنے کے لئے اجازت چاہی تو آپؐ نے فرمایا کہ اگر یہی دجال ہے تو اس کو آپ (حضرت عمرؓ) نہیں بلکہ عیسیٰ علیہ السلام قتل کریں گے[9]۔) غرضیکہ ایک علامت بھی حضرت مہدی علیہ الرضوان والی مرزا غلام احمد قادیانی میں نہیں پائی جاتی۔

---

۱ مسلم ج۲ص۳۹۲۔ ۲ الحاوی ج۲ص۸۳۔ ۳ ابن ماجہ ص۲۹۸۔ ۴ الحاوی ج۲ص۸۴۔

۵ کنزالعمال ج۱۴ص۲۶۶۔ ۶ ابوداؤد ج۲ص۱۳۱۔ ۷ ابوداؤد ج۲ص۱۳۱۔

۸ کتاب البریہ ص۱۶۲ حاشیہ، خزائن ج۱۳ص۱۶۲۔ ۹ مشکوٰۃ ص۴۷۹۔

عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ الرضوان

مذکورہ تفصیل سے یہ بات بھی واضح ہوئی کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ الرضوان علیحدہ علیحدہ شخصیات ہیں۔ قیامت سے قبل تین شخص آئیں گے۔ جن میں سے دو اللہ رب العزت کے ہاں انتہائی محبوب ہوں گے۔ جبکہ ایک انتہائی مردود۔ محبوب شخصیات میں ایک حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور دوسرے مہدی علیہ الرضوان۔ لیکن جو انتہائی مردود ہوگا اس کا نام دجال ہے۔ ان تین شخصیات کا آنا مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی تسلیم کیا ہے[1]۔ پھر کسی کا عیسیٰ علیہ السلام اور مہدی علیہ الرضوان کو ایک کہنا کہاں کا انصاف ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں اور مہدی علیہ الرضوان آپ ﷺ کے امتی۔ عیسیٰ علیہ السلام قوم بنی اسرائیل[2] میں سے ہیں۔ جبکہ مہدی علیہ الرضوان سیدزادہ ہوں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ کے اپنی قدرت سے پیدا کیا۔ جبکہ مہدی علیہ الرضوان کے والد ہوں گے جن کا نام عبداللہ ہوگا اور ایسا وقت بھی آئے گا کہ عیسیٰ علیہ السلام مقتدی ہوں گے اور مہدی علیہ الرضوان امام ہوں گے۔

مجدّدین کا عقیدہ

تیرہ صدیوں کے مجددین میں سے کسی ایک سے بھی یہ ثابت نہیں کہ مہدی اور عیسیٰ ایک ہی شخصیت ہیں۔ متفقہ مجدد علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ: ”عیسیٰ علیہ السلام کا مہدی علیہ الرضوان کی اقتداء میں نماز پڑھنا متعدد احادیث صحیحہ سے ثابت ہے اور حضرت محمد ﷺ وہ ہستی ہیں۔ جن کی دی ہوئی خبر سے کبھی اختلاف نہیں ہوسکتا[3]۔“

سورج و چاند گرہن اور مہدی؟

قادیانی جماعت بسا اوقات سادہ لوح قادیانیوں کو مطمئن کرنے کے لئے یہ روایت پیش کرتے ہیں کہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ مہدی کی نشانی یہ ہوگی۔ اس کے زمانہ میں رمضان کے مہینہ میں سورج اور چاند گرہن ہوگا اور یہ نشان مرزا غلام احمد قادیانی پر پورا اترتا ہے۔

---

[1] تحفہ گولڑویہ ص ۴۷، خزائن ج ۱۷ ص ۱۶۷۔ [2] سورہ صف الآیہ ۶۔ [3] الحاوی ج ۲ ص ۱۶۷۔

حقیقت حال

احادیث مبارکہ کی کسی بھی کتاب میں آپ ﷺ سے ایسی روایت موجود نہیں ہے۔ اگر بالفرض تسلیم کرلیا جائے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کے زمانہ میں جو سورج اور چاند گرہن ہوا۔ یہ مہدی علیہ الرضوان کے زمانہ کی علامت ہے تو پھر غور طلب بات یہ ہے کہ اس وقت دنیا میں اور بھی کروڑوں انسان تھے۔ وہ مہدی کیوں نہ بنے؟۔ ہمیں تو اس مہدی کی تلاش ہے جس کا نام محمد والد کا نام عبداللہ اور قوم سید ہو۔ ان کے زمانہ میں دجال بھی نکلا ہو اور عیسیٰ علیہ السلام بھی نازل ہوئے ہوں۔ ایسا شخص ابھی تک کوئی نہیں آیا۔

عقیدہ حیات عیسیٰ علیہ السلام

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا قیامت سے پہلے دوبارہ تشریف لانا اسی طرح یقینی ہے جس طرح اللہ تعالیٰ کا خدائے وحدہ لاشریک ہونا اور قیامت کا آنا یقینی ہے۔ مسلمانوں کا عقیدہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے اسی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر اٹھالیا ہے۔ قیامت کے قریب ملک شام میں تشریف لائیں گے اور مذہب اسلام کی اشاعت اور دجال کو قتل کریں گے۔ پھر انتقال ہوگا۔ یہ عقیدہ قرآن مجید اور صحیح احادیث مبارکہ سے ثابت ہے۔ ۳۴ صحابہ کرام سے حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق احادیث مروی ہیں۔ متفقہ مجدد، مفسر قرآن علامہ جلال الدین سیوطیؒ نے اپنی تفسیر میں فرمایا کہ: ''یہود نے عیسیٰ علیہ السلام کے قتل کے لئے انتظام کیا۔ مگر اللہ رب العزت نے یہ تدبیر کی کہ عیسیٰ علیہ السلام کو تو آسمان پر اٹھالیا لیکن ان کی جگہ ایک اور آدمی کو عیسیٰ علیہ السلام کا ہم شکل بنادیا۔ جس کو یہودیوں نے سولی پر لٹکا دیا۔'' اسی طرح آیت ''فلما توفیتنی'' کی تفسیر میں لکھتے ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام قیامت کے دن اللہ تعالیٰ سے عرض کریں گے کہ: ''جبکہ آپ نے مجھے آسمان کی طرف اٹھا کر اپنی تحویل میں لے لیا تھا۔[1]''

اور پھر آیت ''ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین'' کے تحت لکھتے ہیں کہ:

''جب عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو حضرت محمد ﷺ کی شریعت پر عمل کرنے کا حکم کریں گے[2]۔''

---

[1] تفسیر جلالین ص ۱۱۱، مائدہ ۱۱۷۔ [2] تفسیر جلالین ۳۵۵، احزاب ۴۰

اسی طرح حضرت ابن عباسؓ[1] سے روایت ہے کہ: ”حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میرے بھائی عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام آسمان سے نازل ہوں گے[2]۔“ اور علامہ جلال الدین سیوطیؒ اپنی کتاب میں حدیث ذکر فرماتے ہیں کہ: ”حضرت محمد ﷺ نے فرمایا کہ عیسیٰ علیہ السلام کا ابھی انتقال نہیں ہوا۔ وہ قیامت کے قریب ضرور لوٹ آئیں گے[3]۔“

اہم بات

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں جہاں بھی عیسیٰ علیہ السلام کا تذکرہ ہوا ہے ان الفاظ کے ساتھ ہوا ہے کہ:

۱...... ”ان عیسیٰ لم یمت“ ابھی عیسیٰ فوت نہیں ہوئے۔

(درمنثور ج۲ ص۳۶)

۲...... ”انہ راجع الیکم“ وہ تمہاری طرف دوبارہ لوٹیں گے۔

(ابن جریر ج۳ ص۲۸۹)

۳...... ”ینزل الیٰ الارض“ زمین پر نازل ہوں گے۔ (مشکوٰۃ ص۴۸۰)

۴...... ”ینزل من السماء“ آسمان سے نازل ہوں گے۔

(کنزالعمال ج۱۴ ص۶۱۹)

۵...... ”انہ نازل“ بے شک وہ نازل ہونیوالے ہیں۔ (مسند احمد ج۲ ص۴۰۶)

۶...... ”یأتی علیہ الفناء“ ان پر موت آئے گی۔ (مضارع کا صیغہ ہے)

(درمنثور ج۲ ص۳)

جبکہ اس کے برعکس قرآن مجید اور احادیث کے ذخیرہ میں کہیں بھی ان کے متضاد الفاظ نہیں ملتے۔ مثلاً ”ان عیسیٰ قدمات، لا ینزل، لیس نازل“ وغیرہ کہ عیسیٰ فوت ہو چکے ہیں، نازل نہیں ہوں گے، نہیں لوٹیں گے، وہ زمین پر نہیں آئیں گے، ایسے الفاظ کہیں بھی نہیں ہیں۔

---

[1] حضرت ابن عباسؓ قرآن مجید کو اوّل نمبر پر سمجھنے والے تھے۔ (ازالہ اوہام ص۲۴۷، خزائن ج۳ ص۲۲۵، از مرزا غلام احمد قادیانی) [2] کنزالعمال ج۱۴ ص۶۱۹، مصنف کنزالعمال علی بن حسامؒ قادیانی جماعت کے ہاں مجدد تسلیم کئے گئے ہیں۔ [3] درمنثور ج۲ ص۳۶۔

عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قادیانیوں کا عقیدہ

قرآن مجید اور احادیث مبارکہ کی اس قدر صراحت کے باوجود قادیانی جماعت یہ عقیدہ اور نظریہ رکھتی ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام وفات پاچکے ہیں۔ کشمیر میں مدفون ہیں اور قرآن وحدیث میں جس عیسیٰ علیہ السلام کے آنے کا تذکرہ ہے اس سے مراد مرزا غلام احمد قادیانی ہے[1]۔

حالانکہ قادیانی جماعت کے ہاں یہ بات طے شدہ ہے کہ جو شخص قرآن مجید اور حدیث کے خلاف اعتقاد رکھتا ہے وہ دائرہ اسلام سے خارج ہے[2]۔

آسان حل

اس بحث کو سلجھانے کا آسان حل یہ ہے کہ تیرہ صدیوں کے مجددین جن کو قادیانی جماعت نے بھی مجدد تسلیم کیا ہے۔ ان تمام مجددین کا عقیدہ اس بارے میں دیکھ لیا جائے۔ ان مجددین میں بہت سارے مفسرین قرآن اور شارحین حدیث بھی ہیں۔

مثلاً امام رازیؒ کی تفسیر کبیر، علامہ عزالدینؒ کی تفسیر ابن کثیر، علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تفسیر جلالین، درمنثور وغیرہ۔ یہ کتب بآسانی آج بھی دستیاب ہیں۔

حیات عیسیٰ علیہ السلام سے متعلق جتنی بھی آیات اور احادیث مبارکہ کو سمجھنا ہو ان مجددین کی کتب کو دیکھ لیا جائے۔ حق کے متلاشی کے لئے یہ سب سے آسان حل ہے اور بغیر کسی بحث کے مسئلہ حل ہو جائے گا۔

مجدّدین کا عقیدہ

واضح رہے کہ تیرہ صدیوں کے مجددین جن کو قادیانی جماعت نے بھی مجدد تسلیم ہے۔ تمام کے تمام حیات ونزول عیسیٰ علیہ السلام کے قائل ہیں کسی ایک بھی مجدد سے ایسا مستند حوالہ نہیں جس میں انہوں نے لکھا ہو کہ عیسیٰ علیہ السلام کا انتقال ہو چکا ہے۔ وہ کشمیر میں مدفون ہیں۔

---

[1] حقیقی اسلام از مرزا بشیر احمد قادیانی ص ۲۹۔ [2] مجموعہ اشتہارات ج ا ص ۲۳۹، مطبوعہ لندن۔

اجماع امت

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میری امت گمراہی پر جمع نہیں ہوسکتی اور قادیانی جماعت نے بھی اجماعی عقیدہ کو تسلیم کرنا فرض اور اس کے خلاف اعتقاد رکھنے والے کو باعث لعنت شمار کیا ہے۔[1]

متفقہ مجدد علامہ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ: "اس پر اجماع منعقد ہو چکا ہے یعنی ساری امت مسلمہ متفق ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے تو اپنی شریعت پر عمل نہیں کریں گے بلکہ آنحضرت ﷺ کی شریعت پر عمل کریں گے۔ علماء نے اس کی تصریح کی ہے اور احادیث اس بارے میں وارد ہوئی ہیں[2]۔"

اجماعی عقیدہ اور مرزا غلام احمد قادیانی

پوری امت مسلمہ کا اس اجماعی عقیدہ پر متفق ہونا مرزا غلام احمد قادیانی نے بھی تسلیم کیا ہے۔ مگر ساتھ ہی اس اجماعی عقیدے کا انکار بھی کر دیا کہ:

"تم نے تیرہ سو برس سے یہ نسخہ استعمال کیا کہ عیسیٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر بٹھایا۔ اب دوسرا نسخہ ہم بتاتے ہیں وہ استعمال کر کے دیکھو۔ وہ یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو فوت شدہ مان لو[3]۔"

حیات عیسیٰ کے عقیدہ کو تیرہ صدیوں سے اجماعی عقیدہ تسلیم کرنا اور پھر اس کو تبدیل کرنے کا مشورہ ناقابل فہم ہے۔ حق کے متلاشی مرزا غلام احمد قادیانی کی اس عبارت کو بار بار پڑھیں۔ حق کی تلاش بہت آسان ہو جائے گی۔

انتہائی اہم سوال

قادیانی جماعت کے عقیدہ کے مطابق کہ عیسیٰ علیہ السلام فوت ہو چکے ہیں، تو پھر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کا عیسیٰ علیہ السلام بننا کیسے ممکن ہے؟۔

---

[1] انجام آتھم ص۱۴۴، خزائن ج۱۱ص۱۴۴۔ [2] الحاوی ج۲ص۱۵۵۔

[3] ملفوظات ج۱۰ص۳۰۰، از مرزا قادیانی

عیسیٰ علیہ السلام اور ان کی علامات

جبکہ آنے والے عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق قرآن مجید اور احادیث مبارکہ میں مذکور ہے کہ ان کا نام عیسیٰ ہوگا۔ والدہ کا نام مریم بی بی جبکہ وہ بغیر باپ کے حکم الٰہی سے پیدا ہوئے[1]۔ بنی اسرائیل سے تعلق تھا[2]۔ اللہ تعالیٰ نے یہودیوں کے ارادہ قتل سے بچاتے ہوئے انہیں آسمان پر اٹھالیا[3]۔ قیامت کے قریب آسمان سے تشریف لائیں گے۔ دو زرد رنگ کے کپڑے پہنے ہوں گے[4]۔ دونوں ہاتھ دو فرشتوں کے بازوؤں پر رکھ کر اتریں گے[5]۔ آپ کے ہاتھ میں حربہ ہوگا۔ جس سے دجال کو قتل کریں گے[6]۔ نزول جامع مسجد دمشق کے سفید مشرقی مینارے کے پاس[7]۔ نماز فجر کے وقت ہوگا[8]۔ مہدی علیہ الرضوان نماز پڑھانے کے لئے مصلّے پر کھڑے ہوں گے کہ عیسیٰ علیہ السلام نازل ہوں گے۔ مہدی پیچھے ہٹنے لگیں گے تاکہ عیسیٰ علیہ السلام کو آگے کریں۔ مگر عیسیٰ علیہ السلام ان کے کندھوں پر ہاتھ رکھ کر فرمائیں گے آگے بڑھو۔ نماز پڑھاؤ۔ مہدی علیہ الرضوان نماز پڑھائیں گے[9] اور عیسیٰ علیہ السلام ان کے پیچھے نماز پڑھیں گے[10]۔

نزول کے بعد عیسیٰ علیہ السلام نکاح فرمائیں گے اور اولاد ہوگی[11]۔ نکاح قوم شعیب علیہ السلام میں ہوگا[12]۔ حاکم عادل ہوں گے۔ صلیب کو توڑ دیں گے اور خنزیر کو قتل کردیں گے۔ یعنی عیسائیت کو مٹادیں گے۔ مال وزر اتنا عام کردیں گے کہ کوئی لینے والا نہ ہوگا[13]۔ عیسیٰ علیہ السلام ارض فلسطین میں باب لُد کے پاس دجال کو قتل کریں گے[14]۔ اللہ تعالیٰ قوم یاجوج ماجوج کو نکالیں گے۔ عیسیٰ علیہ السلام خاص خاص مسلمانوں کو کوہ طور پر جمع فرمادیں گے۔ یاجوج ماجوج کی قوم کوہ طور کا

---

۱ سورہ مریم الآیہ ۲۰۔ ۲ سورہ صف الآیہ ۶۔ ۳ انی متوفیک ورافعک متفقہ مجدد علامہ جلال الدین سیوطیؒ کی تفسیر دیکھئے۔ جلالین ص ۵۲۸، آل عمران ۵۵۔ بیہقی ص ۴۲۴، کتاب الاسماء والصفات امام بیہقی قادیانی جماعت کے ہاں تسلیم شدہ مجدد ہیں۔ کنز العمال ج ۱۴ ص ۴۵، باب فضائل الائمہ نمبر ۵۔۳۷۸۹۱۔ ۴ ابوداؤد ص ۱۳۵ ج ۲۔ ۵ مسلم ج ۲ ص ۴۰۱۔ ۶ کنز العمال ج ۱۴ ص ۶۱۸۔ ۷ مسلم ج ۲ ص ۴۰۱۔ ۸ مسند احمد ج ۴ ص ۲۱۷۔ ۹ ابن ماجہ ص ۲۹۸۔ ۱۰ کنز العمال ج ۱۴ ص ۲۶۶۔ ۱۱ مشکوٰۃ ص ۴۸۰۔ ۱۲ الخطط ج ۲ ص ۳۵۰۔ ۱۳ مسلم ج ۱ ص ۸۷۔ ۱۴ ابوداؤد ص ۱۳۵ ج ۲۔

گھیراؤ کرے گی۔عیسیٰ علیہ السلام یاجوج ماجوج کے لئے بدعا فرمائیں گے۔اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو طاعون جیسی بیماری سے ہلاک کر دیں گے۔عیسیٰ علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے سوا تمام مذاہب مٹ جائیں گے[1]۔ جہاد موقوف ہو جائے گا۔ کیونکہ کوئی کافر نہ رہے گا[2]۔عیسیٰ علیہ السلام حج یا عمرہ کریں گے۔ مدینہ منورہ میں روضہ اقدس پر تشریف لے جائیں گے۔ سلام پیش کریں گے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں ان کے سلام کا جواب دوں گا[3] اور وہ مجھے یا محمدؐ کہہ کر پکاریں گے۔ میں ان کو جواب دوں گا[4]۔قرآن وحدیث پر خود بھی عمل کریں گے دوسروں سے بھی کروائیں گے[5]۔ دنیا میں چالیس سال رہ کر وفات ہوگی اور مسلمان ان کی نماز جنازہ پڑھیں گے[6] اور روضہ اطہر میں چوتھی قبر عیسیٰ علیہ السلام کی ہوگی[7]۔

علامات عیسیٰ علیہ السلام اور مرزا غلام احمد قادیانی

ان علامات میں سے کوئی ایک علامت بھی مرزا غلام احمد قادیانی میں موجود نہیں کہ جس عیسیٰ علیہ السلام نے تشریف لانا ہے ان کا نام عیسیٰ ابن مریم۔ جبکہ اس (مرزا قادیانی) کا نام غلام احمد ابن چراغ بی بی[8] ہے۔عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے بغیر باپ کے پیدا کیا۔ جبکہ مرزا غلام احمد قادیانی کے باپ کا نام غلام مرتضیٰ[9] ہے۔مرزا غلام احمد قادیانی کا نہ تو آسمان پر جانا ہوا اور نہ ہی جامع دمشق میں نزول ہوا۔نہ حج وعمرہ کیا۔نہ قتل دجال کیا۔اور نہ ہی مدینہ منورہ میں تدفین ہوئی۔ بلکہ قادیان (انڈیا) میں تدفین ہوئی۔

بلکہ مرزا غلام احمد قادیانی کا یہ بھی اقرار ہے کہ احادیث میں موجود علامات عیسیٰ علیہ السلام اس (مرزا قادیانی) پر صادق نہیں آتیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے لکھا ہے کہ: ’’آئندہ زمانے میں ایسا مسیح (عیسیٰ علیہ السلام) آسکتا ہے جس میں یہ علامات صادق آسکتی ہیں[10]۔‘‘

---

[1] ابن ماجہ ص ۲۹۷۔ [2] بخاری ج ۲ ص ۴۹۰ ج ۱۔ [3] درمنثور ج ۲ ص ۲۴۵۔ [4] مسند ابویعلی ج ۵ ص ۴۹۷۔ [5] الاشاعۃ ص ۲۴۹ کتاب الفتن۔ [6] ابوداؤد ج ۲ ص ۱۳۵۔ [7] درمنثور ج ۲ ص ۲۴۶۔ [8] حیات النبی ج ۱ ص ۱۴۰، از یعقوب علی تراب قادیانی۔ [9] کتاب البریہ ص ۱۶۲ حاشیہ، خزائن ج ۱۳ ص ۱۶۲۔ [10] ازالہ اوہام ص ۹۷، خزائن ج ۳ ص ۱۹۷۔

انصاف فرمائیں کہ مرزا غلام احمد قادیانی میں ایک بھی علامت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام والی موجود نہیں۔ کیا اس کا عیسیٰ ابن مریم ہونے کا دعویٰ[1] درست ہے؟۔

مجدد کی صفات

مجدد اپنے وقت کا انتہائی متقی، عالم، اخلاق حسنہ اور عجز وانکساری کا پیکر۔ زہد یعنی دنیا سے کنارہ کش۔ اصلاح عقائد یعنی دوسروں کے عقائد درست کرنے کی صلاحیت۔ حق گو یعنی کلمہ حق کہنے والا ہو۔ ظاہر ہے یہ صفات ہوں گی تبھی تو وہ بدعات ورسومات کو مٹاتے ہوئے اسلام کی تعلیمات کو نکھارے گا۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا دعویٰ مجددیت

لیکن اگر مجدد کا دعویٰ کرنے والے شخص کے تقویٰ کی حالت یہ ہو کہ غیر محرم عورتوں سے اختلاط رکھے[2] اوران سے اپنا جسم دبوائے۔ قرآن مجید پر جھوٹ بولے اور کہے کہ قرآن مجید میں ہے جب مسیح موعود ظاہر ہوگا تو مسلمان علماء کے ہاتھ سے دکھ اٹھائے گا[3]۔ حالانکہ ایسی بات پورے قرآن میں کہیں بھی نہیں اور وہ حدیث مبارکہ پر جھوٹ بولے کہ بخاری شریف میں آیا ہے کہ مہدی علیہ الرضوان کے لئے آسمان سے آواز آئے گی۔ ’’ھذا خلیفۃ اللہ المھدی[4] ‘‘ حالانکہ یہ الفاظ پوری بخاری شریف میں کہیں بھی نہیں اور شراب ٹانک وائن پیئے[5]۔ جس کے اخلاق کی یہ کیفیت ہو کہ اپنے مخالفین کو ذرّیۃ البغایہ یعنی کنجریوں کی اولاد کہے[6] اور جس کے قلم سے نکلی ہوئی عبارات ایسی ہوں جن کو آپ اہل خانہ کے سامنے تو در کنار تنہائی میں بھی پڑھنے سے بھی ندامت محسوس کریں۔ ان عبارات کو یہاں نقل کرنے کا حوصلہ نہیں۔ سادہ لوح قادیانی بطور عبرت از خود ان کتابوں کا مطالعہ کرلیں۔ (آریہ دھرم[7]،

---

[1] ازالہ اوہام ص۴۳۴، خزائن ج۳ ص۴۴۲۔ [2] سیرۃ المہدی حصہ اوّل ص۲۵۹، روایت نمبر ۲۶۸، سیرۃ المہدی حصہ سوم ص۲۱۰، روایت نمبر۷۸۰، سیرۃ مہدی حصہ سوم ص۲۷۳، روایت نمبر۹۱۰۔

[3] اربعین نمبر۳ ص۱۷، خزائن ج۱۷ ص۴۰۴۔ [4] شہادۃ القرآن ص۴۱، خزائن ج۶ ص۳۳۷۔

[5] خطوط امام بنام غلام ص۵۔ [6] آئینہ کمالات اسلام ص۵۴۳، خزائن ج۵ ص۵۴۸۔

[7] آریہ دھرم ص۳۱ تا ۴۴، ص۷۵ تا ۷۶، خزائن ج۱۰ ص۳۱ تا ۴۴، ۷۵ تا ۷۶۔

چشمہ معرفت[1]، انجام آتھم[2]، تتمہ حقیقت الوحی[3]، آئینہ کمالات اسلام[4])

جس شخص کے عجز وانکساری کی یہ کیفیت ہو کہ اپنے آپ کو تمام انبیاء سے افضل کہے[5] اور کہے ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے[6]۔ کیا یہ عاجزی ہے یا متکبرانہ الفاظ؟۔ جس کے زہد کی یہ کیفیت ہو کہ دنیا کا اتنا حرص رکھتا ہو کہ لوگوں سے رقم ہتھیانے کے لئے اعلان کرے کہ پچاس جلدوں پر مشتمل کتاب لکھنی ہے۔ پیشگی رقم دے دو اور لوگ پچاس جلدوں کی پیشگی رقم دے دیں۔ لیکن وہ پانچ جلدیں لکھ کر لوگوں سے کہے کہ پانچ جلدوں سے پچاس جلدوں کا وعدہ پورا ہو گیا۔ کیونکہ پانچ اور پچاس میں صرف ایک صفر کا فرق ہے[7]۔ کیا پینتالیس جلدوں کی رقم اس شخص کے لئے جائز ہے؟۔ کیا یہ وعدہ خلافی اور دھوکہ نہیں؟ ایسا شخص دوسروں کے عقائد کی اصلاح کیا کرے گا جس کے اپنے تمام عقائد ونظریات قرآن مجید، احادیث مبارکہ، اجماع امت اور تیرہ صدیوں کے مجددین کے عقائد کے خلاف ہوں۔ کیا اس شخص کی اتباع کرنے والا اپنی آخرت سنوار سکے گا۔؟

دردمندانہ گذارش

ایمان سے زیادہ قیمتی چیز کوئی نہیں۔ امید ہے کہ اگر کوئی سادہ لوح مسلمان قادیانیت سے متأثر ہو تو مذکورہ بالا تمام حقائق پر غور وفکر فرمائے۔ انشاءاللہ العزیز! حق نکھر کر اس کے سامنے آجائے گا۔ جبکہ اس پمفلٹ میں موجود کسی بھی حوالہ کی تصدیق کے لئے آپ براہ راست اصل کتاب کا عکس رابطہ کر کے حاصل کر سکتے ہیں۔ اور وہ سادہ لوح قادیانی جنہیں جان بوجھ کر مرزا غلام احمد قادیانی کی اصل کتب سے دور رکھا جاتا ہے اور محض چند ورقی لٹریچر دے کر مطمئن کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ ان سے گذارش ہے کسی دن چناب نگر (سابقہ ربوہ) کی مرکزی خلافت لائبریری میں جا کر مذکورہ حوالہ جات کو اچھی طرح سیاق اور سباق دیکھ کر چیک کر لیں۔ پھر اپنے ضمیر سے فیصلہ لیں! یہ دنیا عارضی زندگی ہے۔ آخرت کی فکر کیجئے۔ جہاں ہمیشہ ہمیشہ رہنا ہے۔

---

1. چشمہ معرفت ص۱۰۶، خزائن ج۲۳ ص۱۱۴۔ 2. انجام آتھم ص۳۱۱ تا ۳۱۷، خزائن ج۱۱ ص۳۱۱ تا ۳۱۷۔

3. تتمہ حقیقت الوحی ص۴۴۴، خزائن ج۲۲ ص۴۴۴۔ 4. آئینہ کمالات اسلام ص۲۸۲، خزائن ج۵ ص۲۸۲۔

5. نزول المسیح ص۹۹، خزائن ج۱۸ ص۴۷۷۔ 6. دافع البلاء ص۲۰، خزائن ج۱۸ ص۲۴۰۔

7. دیباچہ براہین احمدیہ ص۷، خزائن ج۲۱ ص۹۔